REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۰ اخاء ۱۳۳۸ھش ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۵۶

بھارت اور چین کے تعلقات بڑے نازک مرحلہ پر پہنچ گئے

گورنروں کی کانفرنس میں بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی - ۲۹ اکتوبر - صوبائی گورنروں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ بھارت اور چین کے تعلقات بڑے نازک مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں - لیکن ہم غیر ضروری طور پر پریشان ہوئے بغیر نئی صورت حال کا مضبوطی اور وقار سے سامنا کریں گے - کانفرنس میں ملکی حالات کے علاوہ بین الاقوامی صورت حال پر بھی غور کیا گیا - وزارت خارجہ کے سکرٹری اور بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل تھمیا نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی - اجلاس بند کمرہ میں ہوا - ایک فوجی ذریعہ کے بیان کے مطابق پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا کہ بھارت کی شمالی سرحد کی حفاظت مؤثر طور پر کی جائے گی - اور پہلے کی طرح اب سرحد پر صرف چند سپاہیوں کو متعین کرنے پر اکتفا نہیں کیا جائے گا - پنڈت نہرو نے یہ رائے ظاہر کی کہ چین سے جنگ کی نوبت نہیں آئے گی - لیکن کسی ملک کی طرف سے طاقت کے استعمال پر خواہ بھارت اپنا ایک انچ علاقہ بھی نہیں چھوڑے گا - آپ نے کہا کہ حالیہ واقعات نے "چین کے پُرامن عزائم" پر بھارت کے اعتماد کو متزلزل کر دیا ہے - آخر میں بھارتی وزیراعظم نے یہ توقع ظاہر کی کہ چینی دستے پرانے ٹھکانوں پر واپس چلے جائیں گے - اور سرحدوں کے متعلق بھارت اور چین کے درمیان گفت و شنید جلد شروع ہو گی -

دریں اثناء معلوم ہوا ہے کہ چین اور بھارت کے بارے میں دوسرا وائٹ پیپر نومبر کے پہلے ہفتہ میں شائع کیا جائے گا - چین نے مشرقی لداخ کی حالیہ جھڑپ کے متعلق اپنا جو یادداشت بھیجی تھی نئی دہلی میں اس کا جواب تیار کیا جا رہا ہے -

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی - اس وقت بھی طبیعت بفضلہ بہتر ہے الحمدللہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۹ اکتوبر - بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی - رات نیند اچھی آ گئی - اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے - الحمدللہ علیٰ ذالک

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں -

خاکسار - ڈاکٹر مرزا منور احمد - بوقت پونے دس بجے صبح ربوہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۹ اکتوبر - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کل بوجہ ضعف خراب رہی - کل شام دوبارہ ایکسرے کے لئے سیدہ موصوفہ کو لائل پور لے گئے تھے - لہٰذا سفر کی کوفت سے بازو میں درد بڑھ گئی - رات بھی درد رہی - احباب جماعت و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں -

خاکسار - ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول نے فٹ بال کا زونل فائنل میچ جیت لیا

ربوہ میں منعقدہ ضلعی ٹورنامنٹ کا چوتھا دن

ربوہ ۲۸ اکتوبر - آج بارش کی وجہ سے کرکٹ کا کھیل جاری نہ رکھا جا سکا - البتہ فٹ بال کا شاندار زونل فائنل میچ مابین تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ہوا - یہ شاندار میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ایک گول سے جیت لیا - نذیر احمد اور حمید اللہ خاں تعلیم الاسلام ہائی سکول فٹ بال ٹیم کے دو کھلاڑیوں کا کھیل خاص طور پر پسند کیا گیا - اسی طرح اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کے دو کھلاڑیوں خوشی محمد اور بشیر احمد نے بھی اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا -

اتھلیٹکس - ۴۰۰ میٹر کی دوڑ - (اول) انور ڈی بی ہائی سکول چک نمبر ۱۴ (دوم) نذیر احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (سوم) دلدار احمد - اصلاح ہائی سکول چنیوٹ

۱۵۰۰ میٹر کی دوڑ - (اول) محمد ہاشم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (دوم) نصیر احمد اصلاح ہائی سکول چنیوٹ (سوم) محمد صادق - اصلاح ہائی سکول چنیوٹ

خاکسار - سمیع اللہ ایم - اے سٹاف سکرٹری
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نوٹ - ضلعی ٹورنامنٹ کے تیسرے دن کی رپورٹ صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں -

چار روسی مرد اور عورتیں چاند میں اتریں گی

ماسکو ۲۹ اکتوبر - دو مشہور روسی سائنسدانوں کا ایک مشترک بیان روسی اخباروں میں چھپا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک سال کے اندر اندر دو روسی مردوں اور دو روسی عورتوں کو چاند میں اتار دیا جائے گا - انہیں اتارنے کا معاملہ بے حد خطرناک ہے - پھر بھی روسی سائنسدانوں نے انہیں اتارنے کا بیڑہ اٹھا لیا ہے - بیان کیا گیا ہے کہ روس میں اس وقت بھی دو سو تربیت یافتہ مرد اور عورتیں موجود ہیں - جو خلا میں سفر کرنے پر ہر وقت آمادہ ہیں - روسی سائنسدانوں کی تجویز یہ ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت فوٹوگرافر کو چاند کے گرد چکر کاٹنے کے اہم کام پر مامور کیا جائے - یہ فوٹوگرافر چاند کے گرد کئی چکر کاٹیں گے اور چاند کی سطح کی بہت سی تصاویر بھیجیں گے -

درخواست دعا

مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب پنشنر وکیل المال چند دنوں سے بیمار ہیں - اب گو پہلے سے افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے - جملہ احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے - آمین

سعادت احمد خان ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۳۰؍اکتوبر ۱۹۵۹ء

مادی عالم — اور — روحانی عالم

یہ درست ہے کہ مادی حیات کو قائم رکھنے کے لئے ضروری سامان کی ضرورت ہے اور ہر زمانہ کے انسان روٹی کپڑے اور دیگر اشیاء کے حصول کے لئے محنت مشقت کرتے رہے ہیں۔ لیکن فی زمانہ زندگی کے مادی نقطۂ نظر نے جس تہذیب کو پرورش کیا ہے۔ اس کا امتیازی نشان اقتصادی وانہماک کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ آج تمام اقوام اور افراد کے سامنے ایک ہی نمایاں سوال آ رہا ہے کہ ملک کی یا اپنی اقتصادی حالت کس طرح بہتر بنائی جائے الغرض زندگی کے ہر عمل کی قیمت اب اقتصادی معیار پر لگائی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ہر شخص کے سامنے روٹی کا سوال درپیش ہے۔ یہ سوال چند خوش نصیب لوگوں کے لئے تو شاید کسی زحمت کا باعث نہیں لیکن ہر ملک اور ہر قوم میں ایک بہت بڑا ایسا طبقہ موجود ہے۔ جس کو اپنی اقتصادی حالت پر اطمینان نہیں۔ اور اکثر ایسے لوگ جس ماحول میں رہتے ہیں۔ وہ اتنا تنگ اور بخیل ہوتا ہے۔ کہ ان کے لئے بعض وقت ایک وقت کی روٹی حاصل کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

اس طرح زندگی کا تمام تر معیار اقتصادی حالات پر قائم ہو گیا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عوام وخواص زندگی کی غیر از مادی اقدار سے روز بروز پرے ہٹتے چلے گئے ہیں۔ اور صرف مادی نظریات ہی برسر عمل آ گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ مادی ضروریات زندگی کسی عہد میں بھی فراموش نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ زندگی کا ظاہر ظہور مادیات سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن فی زمانہ مادی اقدار انسان پر اس طرح قابو پا گئے ہیں کہ زندگی کی دوسرے اقدار کو اپنا اثر پیدا کرنے کے واسطے کوئی گنجائش نہیں رہی؛

زندگی کی غیر مادی اقدار میں سے مذہب کو نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ ڈیڑھ صدی آج سے پہلے جب دنیا نے مادی ترقی اس قدر نہیں کی تھی مذہب انسان کے لئے اطمینان قلب کا ذریعہ تھا۔ اور مذہب کی وجہ سے انسانوں کے باہمی تعلقات بہت بڑی حد تک اخلاقی رنگ میں رنگے ہوتے تھے۔ آج اخلاق اور مذہب دونوں کو زندگی کے میدان سے باہر ہانک دیا گیا ہے۔ اور زندگی کا تمام دارومدار مادیات پر ہو گیا ہے۔ چنانچہ اشتراکی آمریت ہی نہیں۔ جو کھلم کھلا مذہب کی مخالف ہے۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو جمہوری نظام کے حامی ہیں مادی پرستی کے سحر سے مسحور ہیں۔ اور انفرادی یا اجتماعی کوئی فیصلہ کرتے وقت اخلاق کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی۔ اور ہر بات کو مادی مفادات کے پیمانوں سے ناپتے ہیں۔ چنانچہ ہماری تمام بین الاقوامی اور ملکی سیاست کا دارومدار صرف مادی نقطۂ نظر ہے۔ اخلاق کی بنا پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاتا۔

اس وقت اشتراکی اور سرمایہ دارانہ جمہوری نظاموں کے درمیان نہایت سرگرمی سے سرد جنگ جاری ہے۔ دونوں کو اپنی اپنی مادی ترقیوں کا گھمنڈ ہے۔ سائنس نے بظاہر دونوں بلاکوں کے ہاتھ میں قدرت کی بے پناہ طاقت دے دی ہے۔ اب تک دونوں کا نقطۂ نظر یہ رہا ہے کہ ایک دوسرے کو اپنی فائق طاقت سے مرعوب کر کے اپنے آگے جھکایا جائے۔ ہلاکت آفرین اسلحہ کی دوڑ میں جیسا کہ دونوں طرف سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دونوں طرف ایسے ایسے سامان پیدا کر لئے گئے ہیں۔ کہ جب چاہیں وہ تمام دنیا کو تباہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح بے پناہ طاقت جمع کرنے سے اب دونوں طرف یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اگر جنگ ہو جائے تو فاتح اور مفتوح کا فرق مٹ جائیگا الغرض یہ لوگ اب اس خوف سے لرزاں ہیں کہ غالب اور مغلوب دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ اسی طرح جس طرح مہابھارت میں ہوا تھا کہ پانڈوں اور کوروؤں کی تمام فوجیں اور بڑے بڑے آدمی مارے گئے تھے۔ اور پانڈوؤں کی فتح سے کوروؤں کا استیصال ہی نہیں ہو گیا تھا۔ بلکہ خود فاتحوں کے لئے بھی زندگی میں کوئی لطف باقی نہیں رہا تھا۔ اور وہ ملک و حکومت چھوڑ کر جس کے لئے انہوں نے جنگ کی تھی خود کوہ ہمالیہ کی گھاٹیوں میں روپوش ہو گئے تھے۔

یہ ہمہ گیر تباہی کا خوف ہے جس سے شاید اب دونوں بلاک لرزاں نظر آتے ہیں۔ تاہم یہ خوف ایسا نہیں۔ جو انسان کی موجودہ مادی ذہنیت کو دیرپا اپنے زیر اثر رکھ سکے۔ اخلاقی اقدار کے فقدان کی وجہ سے جو مادی ترقی کا نتیجہ ہے۔ یہ امر دور از قیاس نہیں کہ انسان بالکل تباہ ہو جانے اور مٹ جانے کو زندگی پر ترجیح دے آخر جب مادہ ہی مادہ ہے۔ تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ مادہ کا کچھ حصہ زندگی کی صورت میں قائم رہے یا نہ رہے؛

جب اس زندگی کا کوئی دیرپا نتیجہ نہیں ہے۔ اور یہ محض مادہ کی ایک خاص حالت کی وجہ سے ظہور میں آئی ہے۔ تو اس کے فنا ہو جانے سے کائناتی خزانہ میں کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ وہ اتنے کا اتنا ہی رہے گا۔

اس لئے یہ بہت ممکن ہے کہ کسی دن سائنسدانوں اور ان کے ساتھیوں کے دماغوں میں ہمہ گیر اور اجتماعی خودکشی کی خارش اٹھ کھڑی ہو۔ اور وہ دشمن سے ایسے معاہدوں کی کوئی پروا نہ کریں۔ جن سے ہمہ گیر تباہی لانے والے ہتھیاروں کو استعمال نہ کرنے کا عہد کیا گیا ہے۔ کیونکہ مادی نقطۂ نظر سے عہد کوئی چیز نہیں ہے۔ محض ایک دوسرے کو فریب میں رکھنے کا ذریعہ ہی نہیں۔ اور ایسا عہد کرتے وقت فریقین کے ذہنوں میں بھی نہیں آیا ہوگا۔ کہ عہد کوئی نبھانے والی چیز ہے۔ جیسا کہ گزشتہ جنگ ہائے دو گری سے روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے؛ ع

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

یہ ہے زندگی کے خالص مادی نقطۂ نظر کا منطقی نتیجہ:

آج پھر مسٹر آئزن ہاور اور مسٹر خروشچیف کی ملاقات سے بڑی امیدیں بندھ گئی ہیں۔ اور رجائیت کی لہر دلوں میں دوڑ گئی ہے۔ اگرچہ واقعات کی بنا پر بھی یہ امیدیں کوئی اتنی قوی نہیں۔ لیکن جب دنیا کی موجودہ ذہنیت کو پیش نظر رکھا جائے۔ اور اس میں کسی تبدیلی کے امکان کو منہا کر دیا جائے تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہماری زندگی کی زندگی کوئی اتنی طویل نہیں ہے۔ مادے کا مادے سے ٹکرانا لازمی ہے۔ اور جب مادہ کے سوا کچھ ہے ہی نہیں تو اس کا افسوس کیا؟

لنڈن کے لارڈ بشپ آف کنٹربری نے حال ہی میں ایک کمیٹی کی رپورٹ پر سفارش کی ہے۔ کہ برطانیہ میں خودکشی کی سزا منسوخ کر دی جائے۔ اور اقدام کرنے والے کو وعظ ونصیحت کی جائے۔ ظاہر ہے کہ اگر مادہ ہی مادہ ہے تو خودکشی نہ صرف یہ کہ کوئی جرم نہیں ہے بلکہ آفریں کے قابل ہے۔ اور وعظ ونصیحت بے محل۔ وعظ ونصیحت کا تو اس وقت فائدہ تصور میں آ سکتا ہے۔ جب یہ تسلیم کر لیا جائے کہ انسانی زندگی ایک مقدس امانت ہے۔ جس کو مٹانا قابل مواخذہ ہے۔ زندگی میں یہ تقدس کی لہر اسی وقت لگ سکتی ہے۔ جب مادی عالم سے الگ ایک روحانی عالم کا اعتقاد پیدا کیا جائے۔ اور یہ اعتقاد ٹھوس بنیاد پر ہو۔

ایسے روحانی عالم کی ٹھوس بنیاد صرف وہی لوگ پیش کر سکتے ہیں۔ جن کو اس روحانی عالم کا ذاتی تجربہ ہو۔ دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہو چکے ہیں۔ جن کو یہ دعوے رہا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ اور معاد کی حقیقت پر روشنی ڈالنے کے لئے اپنی زندگیاں لگا دی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو مذہبی زبان میں نبی یا رسول کہا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا متواتر ظہور کم از کم یہ ضرور ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ کوئی بے حقیقت بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہر ایسی ہستی کے ظہور پر دنیا کی ذہنیت میں ایک انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ جس کی تاریخی شہادت نہایت مضبوط مل سکتی ہے اس لئے سوچنا چاہیئے کہ موجودہ عالمگیر مادہ پرست ذہنیت میں انقلاب لانے کے لئے آج کسی ایسی شخصیت کے ظہور کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ایک ایسے انسان کے ظہور کی ضرورت ہے۔ جس کو دعوے ہو کہ مادی عالم کے علاوہ ایک روحانی عالم ہے۔ اور یہ دعوے سنی سنائی باتوں کی بنا پر نہ ہو۔ بلکہ ذاتی تجربہ کے ادعا پر ہو۔ اچھی زندگی کے اصول دانایان دنیا نے بھی دیئے ہیں۔ لیکن ان کی بنیاد محدود دنیاوی عقل پر ہے۔ وہ اصول صرف ورلی دنیا کے نقطۂ نظر سے ہیں۔ اور عالم روحانی کو محسوب کرنے کے بغیر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ مکتفی ثابت نہیں ہوئے۔ ان کا نتیجہ وہی ہے جس کی تفصیل ہم نے اوپر دی ہے۔ اس لئے دنیا کا اقتصادی مسئلہ بھی دانشمندوں سے حل نہیں ہو سکتا؛

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

امتیازی خصوصیات کے ساتھ ۳۱؍اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو انشاء اللہ ربوہ میں منعقد ہوگا

اس اجتماع کا متنوع اور گوناگوں پروگرام قرآن کریم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا روح پرور خطاب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام کی تقاریر۔ اللہ تعالےٰ کے حضور پُرخشوع وخضوع دعائیں خدا تعالےٰ کے فضل سے سامعین کے تزکیہ نفس کا باعث ہوتی ہیں۔ اس عظیم اجتماع میں شریک ہونے والے اکثر احباب اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ خود بھی اس میں شرکت کے لئے تشریف لائیے اور احباب کو بھی ہمراہ لائیے تا اس اجتماع کی برکات سے مستفیض اور اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کے جاذب ہوں۔ افتتاحی اجلاس ۸ بجے بروز ہفتہ شروع ہوگا

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم

(از مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مقیم جیسلٹن بورنیو)

ایاز مرحوم کہوں یا ایازِ محسود؟ ان علاقوں میں ۴۰ سالہ تبلیغی مجاہدہ کے بعد ہمارے چوہدری غلام حسین صاحب ایاز ۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء کی درمیانی رات ½۱۲ بجے وفات پا کر ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

تبلیغ حق کے کام میں انہیں مجنونانہ انہماک تھا اور ایک نڈر دلیر سپاہی کی طرح حق کی خدمت میں ہر وقت سینہ سپر رہا کرتے تھے۔ فقر و فاقہ سے بے نیاز۔ اسی لحاظ سے حضرت شیخ عرفانی رضی اللہ عنہ ورحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک گونہ مشابہت تھی کہ فقر میں بھی اور فاقہ میں بھی انداز شاہانہ قائم رہتا تھا اور شاہی بھی فقیرانہ انداز۔ گذشتہ جنگ کے عرصہ میں کئی سال متواتر بغیر الاؤنس کے رہنا پڑا۔ مگر ایاز مرحوم کے پائے استقلال میں فرق نہیں آیا۔ خود فاقہ سے رہ کر بھی ہمسایوں اور غرباء کو کھانا کھلاتے اور ہر وقت خدمت پر کمربستہ رہتے۔ جاپانیوں کے وقت میں حیرت انگیز طور پر بے خوف ہو کر وفاداری کا نمونہ دکھایا۔ اور قریب تھا کہ جاپانیوں کی قید میں محبوس ہو جاتے اور چند روز بعض شریر مخالفوں نے انہیں قید میں رکھا بھی۔ مگر دعا کی برکت سے محفوظ ہی رہے۔ اپنے پہلے سولہ سالہ ٹرم میں ملایا اور سنگاپور کی قوم میں انہیں سخت مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوا۔ مگر ایمان کی برکت سے اعلانِ حق کے کام میں برابر ڈٹے رہے اور اس یقین سے ہمیشہ پُر رہے کہ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں بہر صورت صداقت ہی کی فتح ہو گی اور خلافتِ محمود کی برکت سے جماعت قائم ہو کر ہی رہے گی۔ مجھے ایک مرتبہ بتایا تھا کہ انہی ناکامی کے دنوں میں دعاؤں کے بعد ایک روز یہ فقرہ زبان پر جاری ہوا تھا کہ یومئذٍ تحدث اخبارھا۔ فرمانے لگے کہ قرآن کریم میں تو اخبارھا ہے مگر یہاں اخبارہٗ کہا گیا ہے جس سے اس عاجز کی تبلیغی کامیابی مراد تھی...... سو للہ الحمد کہ پھر اپنے وقت پر جا کر ان کے ہاتھ سے سنگاپور اور جیرم کی جماعتیں قائم ہو گئیں اور بعد ازاں کوالالمپور کی جماعت بھی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین (متعنا اللہ بطول حیاتہ) نے فرمایا ہے کہ ان غریب واقفین کا کام ابتداءً ہلال کی صورت میں ایک کمزور اور باریک سے چاند کی مدھم لکیر کی مانند نظر آتا ہے۔ مگر ایک وقت آنے والا ہے کہ یہی ہلال بدر بن کر چمکے گا۔ سنگاپور۔ جیرم۔ کوالالمپور ۳ مقامات میں ایازِ محمود کے ہاتھوں اس زمانہ میں صداقت کا بیج بویا گیا۔

جیرم کی جماعت تو مجھے بھولے گی نہیں۔ ایک روز مکرم مولانا صادق صاحب اور عزیز قریشی فیروز محی الدین صاحب مجھے وہاں لے گئے تھے یہ مقام سنگاپور سے کوئی ½۲ سو میل شمال کی طرف ملایا میں واقعہ ہے عجیب مخلص جماعت پائی۔ باوجود حکومت کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات کے مجاہدانہ انداز کا صبر اور استقلال ان میں دیکھا۔ واپسی کے لئے روانگی علی الصبح تہجد کے وقت ہوئی۔ صادق صاحب و قریشی صاحب تو پچھلی نشستوں پر تھے میں اگلی سیٹ میں تھا۔ رات کے اندھیرے میں ہمیں رخصت کرنے کے لئے بعض احباب کھڑے تھے۔ اور میں اگلی سیٹ پر خاموشی کی حالت میں زار زار رو رہا تھا کہ ہمارے آقا سیدنا محمود المصلح الموعود (متعنا اللہ بطول حیاتہ) کے روحانی بچے کس ضعف اور گمنامی کی حالت میں ربوہ سے اتنا آقا سے اتنی دور کے مقام پر تنہا رہ رہے ہیں۔ مگر تنہا نہیں ہر جگہ پر اللہ تعالیٰ کی معیت ایسے ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔

ایاز مرحوم نے سنگاپور میں ہمیشہ ایسی سادگی سے زندگی بسر کی کہ اسی قسم کے احمدی مجاہدین کو دیکھ کر بعض غیر احمدی دوست متعجب ہوا کرتے تھے کہ احمدیت کے ان سپاہیوں کے کام کی عظمت کے مقابلہ میں ان کے ظاہری لباس اور ظاہری اطوار نہایت ہی سادہ ہیں شاید انہیں یہ گمان ہوتا تھا کہ اس قسم کی سادگی تو کامیابی میں روک ہو گی۔ مگر جن حالات حاضرہ میں سے جماعت گزر رہی ہے ان کے پیش نظر سادگی میں ہی مجاہدین اسلام کی شان ہے۔ باوجود ظاہری سادگی کے ایاز مرحوم کا حلقۂ واقفیت بہت وسیع تھا اور ہر دفتر اور ہر شخص تک ان کی پہنچ ہوتی۔

قادیان میں شادی کرنے کے معاً بعد ہی بطور مبلغ سنگاپور آ گئے تھے اور سولہ سال تک واپس گھر میں نہیں جا سکے۔ ان کی ایک لڑکی اپنے ابّا کو اور ابا نے لڑکی کو ۱۶ برس کی عمر میں جا کر دیکھا بعض اوقات یہ لڑکی اپنی والدہ کو پوچھتی کہ اماں میں دیکھتی ہوں کہ دوسرے بچوں کے ابّا بھی ہوتے ہیں جو گھر آنے کے وقت کھیل یا میٹھی گولیاں لاتے ہیں مگر اپنے ابّا میں نے نہیں دیکھے وہ کہاں ہیں؟

اس عاجز کا ایاز صاحب مرحوم سے تعلق ۱۹۴۵ء میں قائم ہوا جبکہ مجھے فوجی ملازمت کے سلسلہ میں اڑھائی ماہ تک سنگاپور رہنا پڑا۔ ان دنوں میں قرآن کریم کے آخری دس سیپارے حفظ کرنے میں مشغول تھا۔ اور ایاز مرحوم کی مدد سے میں نے کئی حصے زبانی دہرائے اور بعض اوقات ایاز صاحب میرا امتحان تقریری اور تحریری بھی لیا کرتے تھے۔

بورنیو میں ان کی آمد سے ہمیں تعداد جماعت اور تربیت میں ترقیات کی توقع تھی۔ مگر افسوس کہ یہ کام نہ ہو سکا اور اچانک فالج کے حملے کا شکار ہو گئے۔

گیارہ بارہ اکتوبر کے قریب انہیں کچھ ایسا تحریری کام پیش آیا کہ جس کا ان کی صحت پر یکایک گہرا اور مہلک اثر پڑا۔ کئی سال سے ذیابیطس سے بیمار تھے اور خود ہی انسولین کے ٹیکے لگاتے تھے۔ مگر قام ڈیل ڈول کے لحاظ سے صحت اچھی نظر آتی تھی مگر مندرجہ بالا تحریری کام کے دوران میں ذیابیطس میں یکایک اضافہ ہو گیا اور بعض اوقات پانچ پانچ منٹ کے بعد پیشاب آنے لگا اور پھر دائیں بازو اور ٹانگ میں کمزوری اور بے حسی محسوس ہونے لگی۔ ہر چند مکرمہ نے مشورہ دیا کہ فوراً ہسپتال میں جا کر علاج کروائیے مگر ایاز مرحوم نے اسے عارضی کمزوری سمجھا اور کہا کہ کوئی بات نہیں ٹھیک ہو جائے گی مگر ۱۶ اکتوبر بروز جمعہ کی صبح کو نماز کے لئے اٹھنے لگے تو گر گئے۔ پھر دوبارہ اٹھنے کا عزم کیا پھر گر گئے۔ برادرم سید سلیم شاہ صاحب نے (جن کے گھر میں آخری ½۲ ماہ ایاز مرحوم کی رہائش رہی) فوراً اٹھا کر لٹایا اور جلدی سے جلدی ایمبولینس بلوا کر ہسپتال پہنچایا۔ چند گھنٹے تو ہوش رہی مگر دائیں طرف کا مکمل فالج ہو چکا تھا اور بول بھی نہیں سکتے تھے۔ پھر بے ہوشی طاری ہوئی بعد کوئی ۲۶ گھنٹے تک ہی مزید زندہ رہے اور بے ہوشی ہی کی حالت میں ۱۷ اور ۱۸ اکتوبر کی درمیانی رات کو ½۱۲ بجے کے قریب جان دے دی عزیزم ادریس پاس تھے اور ڈاکٹر بھی موجود تھا۔ مگر جو کچھ ہمارے آسمانی بادشاہ کو منظور تھا وہی ہوا وبیدہ الخیر۔ بظاہر رنج دہ اور تکلیف دہ امور اور واقعات قضاء وقدر میں بھی اللہ تعالیٰ کی کئی حکمتیں رحمتیں اور برکتیں مخفی ہوتی ہیں۔ وبیدہ الخیر۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

تھوڑا عرصہ ہوا کہ اسی ڈاکٹر کو ایاز مرحوم نے پیغام احمدیت بھی پہنچایا تھا اور لٹریچر بھی پیش کیا تھا جسے پڑھ کر وہ بہت خوش ہوا۔

لبوان میں جو چھوٹی سی احمدی جماعت ہے اخلاص و ایثار میں اپنی مثال آپ ہے۔ انہوں نے بچے دوستوں کی طرح مقدور بھر خدمت کی یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔ لباس ان احمدی بھائیوں کا غریبانہ ہے مگر پھٹے پرانے کپڑوں کے اندر لعل چھپے ہوتے ہیں سبھی نے خدمت میں حصہ لیا

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی معرفت اور علم کو ہمیشہ بڑھاتے چلے جاؤ

"مرشد اور مرید کے تعلقات استاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں۔ جس طرح سے کہ شاگرد اپنے استاد سے فائدہ اٹھاتا ہے، اسی طرح مرید اپنے مرشد سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ لیکن شاگرد اگر اپنے استاد سے تعلق تو رکھے لیکن اپنی تعلیم میں ترقی نہ کرے۔ تو فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی حال مرید کا ہے۔ پس اس سلسلہ میں تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے۔ طالب حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہر نہ جانا چاہیئے۔ ورنہ شیطان لعین دوسری طرف توجہ کو پھیر دے گا۔ اور جس طرح سے کہ بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے، اسی طرح سے اگر مومن اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے تو وہ گر جاتا ہے۔ پس سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلب دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریمؐ سے بڑھ کر کوئی دوسرا انسان کامل نہیں گزرا۔ لیکن آپ کو بھی رب زدنی علماً کی دعا تعلیم ہوئی تھی۔ پھر دوسرا کون شخص ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جائے۔ اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا۔ اسے معلوم ہوتا جائے گا، کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔ بعض امور جن کو وہ ابتدائی نگاہ میں اس بچے کی طرح جو اقلیدس کے اشکال کو محض بیہودہ سمجھتا ہے، بالکل بیہودہ سمجھتے تھے۔ آخر وہی امور صداقت کی صورت میں انہیں نظر آئے۔ اس لئے کس قدر ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کو بدلنے کے ساتھ ہی علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جائے۔ تم لوگوں نے بہت سی بیہودہ باتوں کو چھوڑ کر اس سلسلہ کو قبول کیا ہے اس لئے اگر تم اس کے بارہ میں پورا پورا علم اور بصیرت حاصل نہیں کرو گے۔ تو اس میں شامل ہونے سے تمہیں کیا فائدہ حاصل ہوا۔ تمہارے یقین اور معرفت میں کیونکر قوت پیدا ہو گی۔ اور ذرہ ذرہ سی بات پر شکوک و شبہات پیدا ہوں گے اور آخر تمہارے قدم کے ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۵)

اور سید سلیم شاہ صاحب نے ان کا میزبان ہونے کی حیثیت سے زیادہ حصہ لیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو عاقبۃ الخیر کی نعمت سے نوازے۔ آمین

یہ غالباً ان کی زندگی کے آخری ہفتہ یا عشرہ کی بات ہے کہ اہلیہ ایاز صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ایاز صاحب زرد لباس پہنے ہوئے ایک نئی دلہن کو ساتھ لے کر میرے ساتھ بات کئے بغیر اور توجہ کئے بغیر ایک دوسرے کمرے میں چلے گئے ہیں اور میں متعجب ہوں کہ یہ کیا۔ ایاز ایسے تو ہیں نہیں کہ دوسری شادی کرنے کے ساتھ یوں بے رُخی کرتے۔ مگر ساتھ ہی خواب میں میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا......

یہ خواب ایاز مرحوم کو سنایا گیا تو اپنی اہلیہ امۃ الرفیق کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے۔

"دیکھو! امۃ الرفیق رفیقۂ حیات میری ایک ہی ہے دوسری نہیں......"

مگر اب اس رؤیا کی تاویل اور حقیقت یہ ظاہر ہوئی کہ فالج کی حالت بے ہوشی میں خاموش ہو کر رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اہلیہ کے علاوہ ایک لڑکا بعمر ۷ سال عابد اور ایک لڑکی بعمر ۴ سال یہ دو بچے بھی اس بے وطنی کی حالت میں چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کا خود محافظ ہو (آمین) اور احمدیت و اسلام کے سایہ میں پرورش پا کر یہ بھی خدمات دینیہ کی لمبی زندگی حاصل کریں۔ اللّٰھم آمین۔

ایاز مرحوم کی اور ان کی اہلیہ مکرمہ کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے امانتاً ایک صندوق میں دنیا کے ایک دور اور گمنام کنارے میں انہیں سپردِ خاک کیا گیا۔ اپنے آقا سے اتنی دور۔ قادیان و ربوہ سے دور۔ مگر نہیں اہل قادیان اور اہل ربوہ کے دلوں سے دور نہیں۔

یا الٰہی تو ایاز کو اپنی محبت و رحمت اور مغفرت کی گود میں قبول فرمائے۔

اللّٰھم آمین

ربوہ میں منعقدہ سالانہ ضلعی ٹورنامنٹ کا تیسرا دن

ربوہ ۲۷ اکتوبر آج ضلع جھنگ کے ہائی سکولوں کا سالانہ ٹورنامنٹ کا تیسرا دن تھا۔ تمام میچز حسب معمول بڑی دلچسپی سے دیکھے جاتے رہے۔ کھیلیں صبح دس بجے سے شام تک جاری رہیں۔ آج کے مقابلوں کے نتائج درج ذیل ہیں:

۱۔ کرکٹ:۔ کرکٹ کا میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کے درمیان پرسوں سے جاری تھا۔ جسے آج تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیم نے ۱۰۶ رنز سے جیت لیا۔ اب کرکٹ کا فائنل میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اصلاح ہائی سکول چنیوٹ کے درمیان شروع ہو چکا ہے۔

۲۔ والی بال:۔ ڈی بی ہائی سکول لالیاں اور ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴۲ کے درمیان والی بال کا فائنل میچ ڈی بی ہائی سکول لالیاں نے جیت لیا۔

۳۔ ہاکی:۔ ہاکی فائنل میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کے درمیان کھیلا گیا جو اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ نے ایک گول پر جیت لیا۔

۴۔ کبڈی:۔ کبڈی کا فائنل میچ ڈی بی ہائی سکول لالیاں اور اسلامیہ ہائی سکول محمدی شریف کے درمیان ہوا۔ ڈی بی ہائی سکول لالیاں نے یہ میچ ۲۵ پوائنٹ پر جیت لیا۔

۵۔ ایتھلیٹکس:۔

مقابلہ	پوزیشن	نام	سکول
(۱) سو میٹر کی دوڑ:۔	اوّل۔	حمید اللہ خاں	تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
	دوم۔	ولایت خاں	ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴۲
(۲) ہائی جمپ:۔	اوّل۔	امان اللہ خاں۔	تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ
	دوم	غلام جعفر	ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴۲
(۳) ۸۰۰ میٹر کی دوڑ:۔	اوّل	محمد ہاشم	تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔
	دوم	محمد صدیق	اصلاح ہائی سکول چنیوٹ
(۴) ہاف سٹیپ اینڈ جمپ:	اوّل	امان اللہ	تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
	دوم	غلام رسول	اصلاح ہائی سکول چنیوٹ

اس وقت تک ایتھلیٹکس کے ۸۰ نمبر کے Items میں سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ۴۰ نمبر جیت لئے ہیں۔ دوسرے نمبر پر ڈی بی ہائی سکول چک ۱۴۲ نے ۲۱ نمبر حاصل کئے ہیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کو ہاتھ کا اپریشن کروانے کے بعد ہاتھ میں زخم کی وجہ سے درد کی شکایت ہے۔ نیز میری اہلیہ اور چھوٹی ہمشیرہ صفیہ بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد صدیق شاہد مربی راولپنڈی)

محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مبلغ بورنیو کی وفات پر

تعزیتی قراردادیں

مجلس انصار اللہ کراچی

مجلس انصار اللہ کراچی کا یہ اجلاس محترم ایاز صاحب مرحوم کی وفات پر نہایت گہرے اور دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔

محترم ایاز صاحب مرحوم و مغفور سلسلہ احمدیہ کے فدائی اور جاں نثار خادم تھے۔ آپ نے عنفوانِ شباب سے لے کر تا دمِ واپسیں اپنی زندگی فریضۂ تبلیغ و اعلائے کلمۂ اسلام میں گذار دی۔ دوران تبلیغ میں آپ کو شدید مخالفت اور تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ نے ہمت اور استقلال سے ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور غیر ممالک میں پیغام حق پہنچانے میں مستعدی اور جانفشانی سے مصروفِ عمل رہے اور اسی فریضہ کی انجام دہی میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر کے جام شہادت نوش کیا۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس شہید مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام اور بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبہ و جملہ لواحقین و اقارب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(اراکین مجلس انصار اللہ کراچی)

میرپور خاص

جماعت احمدیہ میرپور خاص مکرم جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ بورنیو کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ جناب مولوی صاحب موصوف جماعت احمدیہ میرپور خاص میں بھی بطور مربی کے فرائض سر انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ اسلام اور احمدیت کے ایک نہایت مخلص اور سرگرم مبلغ تھے۔ مقامی جماعت خاص طور پر ان کی وفات پر ان کے خاندان اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور خاص)

کنری

مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی وفات کا کنری میں تار آنے پر جماعت میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی اور ہر مرد و عورت اور چھوٹے بڑے نے اس صدمہ کو سختی سے محسوس کیا۔ مرحوم ملایا سے واپس آ کر یہاں کئی سال بطور مربی سلسلہ مقیم رہے اور بچہ بچہ ان سے مانوس تھا۔ آپ کی وفات کی خبر سن کر احباب چشم پُر آب ہو گئے نماز جمعہ کے وقت احباب بہت بڑی تعداد میں مسجد میں جمع ہوئے۔ مولانا مرحوم کی مسلسل اور انتھک خدمات اور قربانیوں کے تذکرہ کے بعد تعزیتی قرارداد منظور کی گئی اور جنازہ غائب پڑھا گیا۔

مرحوم نے اپنی ساری عمر خدمتِ سلسلہ میں گذار دی۔ وہ ملایا میں سولہ سال فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ شادی ہونے کے جلد ہی بعد عین نوجوانی میں اپنی جوان بیوی اور اعزّہ اور اقارب کو چھوڑ کر حسب الحکم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ محض ابتغاءً لوجہ اللہ بے وطنی اختیار کی اور سولہ سال کی محنت شاقہ اور مخالفت کے مصائب و آلام مردانہ وار برداشت کر کے ملایا میں مخلص جماعتیں قائم کیں۔ واپس آئے تو بیوی بوڑھی ہو چکی تھی چھ سال کے بعد دوبارہ ملایا اور پھر بورنیو بھجوائے گئے اور وہاں میدان تبلیغ میں سرخروئی کے ساتھ جان جانِ آفریں کے سپرد کر کے درجہ شہادت حاصل کیا۔

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمتہا ببار

دین کے لئے آپ کی قربانی ایک مثالی قربانی ہے۔ جس سے ستاں لوگ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کا شمار یقیناً خدا تعالےٰ کے ان پاک بندوں میں ہے جن کے متعلق وہ فرماتا ہے فمنھم من قضیٰ نحبہٗ

جماعت کنری خدا تعالےٰ کے حضور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتی ہے اور ان کے بزرگ باپ اور ان کے خاندان سے ان کے اس صدمہ عظیم میں پوری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احمد دین

امیر جماعت احمدیہ کنری

جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا

مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا اور جملہ مبلغین سلسلہ مقیم انڈونیشیا نے محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کی وفات کی اطلاع گہرے رنج و غم اور افسوس کے ساتھ سنی۔ مرحوم کی مجاہدانہ زندگی ہم سب کے لئے قابل تقلید نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم مرحوم کی اہلیہ محترمہ ان کے بچوں۔ والد بزرگوار اور دیگر تمام لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا)

یوم انقلاب کی پہلی سالگرہ پر صدر مملکت کا نشری پیغام

ایک پُرعزم قوم کی طرح اپنے شاندار مستقبل پر یقین رکھئے

اور پوری تندہی اور جانفشانی سے کام کیجئے

راولپنڈی ۲۷ اکتوبر - صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے یوم انقلاب کی پہلی سالگرہ پر قوم کے نام دیا پیغام نشر کرتے ہوئے انقلاب کے بعد نئی حکومت کی ایک سالہ کارگذاری پر روشنی ڈالی اور ملک میں بنیادی جمہوریتوں کے قیام کے فیصلہ کی اہمیت بیان کی۔ آپ نے کہا کہ یہ بنیادی جمہوری ادارے عوام کی تعمیری و تخلیقی قوتوں کو بروئے کار لانے کا ذریعہ بنیں گے

صدر مملکت کی تقریر کا مکمل متن درج ذیل ہے

"آج ہم یہ امن انقلاب کی پہلی سالگرہ فخر اور انکسار کے ملے جلے جذبات کے ساتھ منا رہے ہیں فخر اس لئے کہ ہم پھر ترقی پذیر اور خوددار قوم کی حیثیت سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے ہیں اور انکسار اس لئے کہ ابھی ہمارے سامنے کام کی کٹھن منزلیں ہیں جنہیں طے کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم فرداً فرداً اور اجتماعاً زیادہ سے زیادہ ہمت اور عزم سے کام لیں۔ آج جیسے مواقع قوم کی زندگی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان مواقع پر ہمیں چاہیئے کہ پیچھے مڑ کر دیکھیں اور جائزہ لیں کہ ہم نے کیا کچھ کیا ہے اور ابھی ہمیں کیا کچھ کرنا ہے۔ ہم سے کونسی کوتاہیاں ہوئیں اور ہمیں مقاصد کے حصول میں کس حد تک کامیابی نصیب ہوئی ہے۔"

صدر نے کہا "مجھے اس وقت کی یاد تازہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی جو ہماری قومی زندگی میں ناخوشگوار باب کی حیثیت رکھتا ہے جب ہماری اخلاقی حالت اور قوم اور انسانیت سے متعلق ہماری ذمہ داریوں پر بہت برا اثر پڑا تھا۔ اس وقت ہمارے سامنے دو راستے تھے (۱) بالکل مایوس ہو کر بیٹھ جائیں اور قوم کو تباہی کے گڑھے تک پہنچا دیں۔ (۲) جرأت اور ہمت سے کام لیں اور ان مشکلات پر قابو پائیں جو ہماری قومی ترقی کو مسدود کر چکی تھیں۔ یقیناً استحکام اور ترقی کا یہی راستہ تھا اور ہم یہی راستہ اختیار کر سکتے تھے۔ چنانچہ ہم نے ایک بلند ہمت قوم کی حیثیت سے گذشتہ اکتوبر میں یہی راستہ اختیار کیا تھا۔ یہ راستہ محض فوج کی حب الوطنی اور فرائض کی بجا آوری کے انتہائی احساس کی وجہ سے ہی اختیار کیا جا سکا ہے یقیناً فوج نے اس کام کو پوری طرح انجام دیا ہے جو اسے سونپا گیا تھا۔ فوج نے اپنے آپ کو سیاسیات سے الگ تھلگ رکھنے پر سختی سے عمل کیا ہوں کو جڑ سے اکھاڑنے کے مشکل کام کو جاری رکھا تاکہ ہم قومی تعمیر کے اہم کام کو جاری رکھ سکیں۔ جس کے لئے ہم نے کمر ہمت باندھی تھی۔

وعدے

صدر نے کہا انقلاب کے ابتدائی ایام میں جب ہمارے سامنے بہت سے اہم فوری مسائل موجود تھے اور ہمارے لئے واقعات کا صحیح اندازہ لگانا کوئی آسان کام نہ تھا میں نے قوم سے چند وعدے کئے تھے۔ میں نے یہ سارے وعدے انکسار کے ساتھ کئے تھے لیکن مجھے پورا اعتماد تھا کہ اگر انقلاب کی وجہ سے عوام کو آزادی کا صحیح ثمرہ نہ ملے تو وہ بالکل بے معنی ہو گا۔ ہم نے انقلاب اس لئے بپا نہیں کیا تھا کہ اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے برسر اقتدار لے آئیں۔ انقلاب قومی مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ تھا۔ انقلاب قومی اور انفرادی تعمیر نو کا ایک نشان تھا۔ انقلاب ہماری قومی زندگی کے ہر پہلو کی ٹھوس تعمیر کی جدوجہد کا پیش خیمہ تھا۔ انقلاب اس لئے بپا کیا گیا تھا کہ جمہوریت کے لئے زمین ہموار کی جائے۔ لیکن یہ جمہوریت صحیح معنوں میں جمہوریت ہو نہ کہ ڈھونگ۔ اس کا دوسرا مطلب یہ بھی تھا کہ عوامی نمائندوں اور عوام میں بہتر مفاہمت پیدا کی جائے۔ کیونکہ جمہوریت میں وہی نمائندے عوام کے مفاد کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اس کا امکان صرف اسی وقت پیدا ہو سکتا تھا جب بعض اصلاحات نافذ کر دی جائیں اور ملک میں ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ عوام بعض خاص قسم کے مفادات سے مرعوب ہوئے بغیر اپنے ووٹ کو آزادی کے ساتھ استعمال کر سکیں۔ جب میں ان اصلاحات کے نفاذ کا وعدہ کر رہا تھا تو مجھے اچھی طرح علم تھا کہ ان اصلاحات کو ہماری قوم کی سماجی، اقتصادی اور سیاسی زندگی کی رگ رگ میں پھیلنا ہے کیونکہ یہ اصلاحات ان اداروں کی بنیاد ہیں جن پر جمہوری نظام کا محل کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ صدر نے کہا انقلاب کے چند ماہ کے اندر اندر میں نے ان تمام شعبوں کے لئے اصلاحات کمیشن قائم کر دیئے جن کے لئے کمیشن کا قیام ضروری سمجھا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ ان شعبوں کی مایوسی کو امیدوں اور تخلیقی سرگرمیوں میں تبدیل کیا جا سکے۔ ان میں چند ایک اصلاحات رائج ہو چکی ہیں اور چند ایک نافذ ہونے والی ہیں۔

صدر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے یہ وعدے پورا کرنے کی توفیق عطا کی جو میں قوم سے کر چکا تھا۔ آپ نے کہا جب ہم پاکستان کے موجودہ حالات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں یہ دیکھ کر بڑا فخر محسوس ہوتا ہے۔ کہ یہ حالات بڑی حد تک اطمینان بخش ہیں۔ اب سمگلنگ، ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کے دیو کا سر کچلا جا چکا ہے جس نے پچھلے سال تک تباہی مچا رکھی تھی۔ یہ وہ وقت تھا۔ جب ہمارے سیاستدانوں کی بہت بڑی اکثریت محض ذاتی مفادات کے لئے ملک کے وسائل کو برباد کرنے میں مصروف تھی اب خدا کے فضل سے عام اشیاء کے نرخ مستحکم ہو چکے ہیں۔ زر مبادلہ کی حالت بہتر ہو چکی ہے اور ملک کی اقتصادی اور تجارتی پالیسیوں کو معقول بنیاد پر لایا جا چکا ہے ہزاروں کاشتکار جو صدیوں تک زمینوں میں فصل بوتے اور کاٹتے رہے لیکن وہ مالک نہیں بن سکے تھے اب فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اس اراضی کے مالک بن چکے ہیں۔ مہاجرین بارہ سال سے موسم کی ستم ظریفیوں کا سامنا کر رہے تھے۔ لیکن ان کے پاس سر چھپانے کے لئے بھی جگہ نہ تھی اب ان کے لئے مکانات فراہم کئے جا رہے ہیں جن کے وہ مالک بن سکتے ہیں ایک سال پیشتر ملک کی عام اقتصادی تصویر بڑی مایوس کن تھی لیکن اب وہ سدھرتی جا رہی ہے اس کا اظہار اس امر سے بخوبی ہو رہا ہے کہ ملک میں روزمرہ کے استعمال کی چیزیں بڑی مقدار میں تیار ہو رہی ہیں اور ملک کی برآمد میں اچھا خاصا اضافہ ہو رہا ہے اس کے علاوہ ادائیگیوں کا توازن بھی پہلے کی نسبت بہتر ہوتا جا رہا ہے صدر نے کہا غلے کی درآمد پہلے سے کم ہو چکی ہے اور ہمیں پوری توقع ہے کہ دوسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کی تکمیل پر پاکستان خوراک کے لحاظ سے خود کفیل ہو جائے گا۔

بنیادی جمہوریتیں

صدر نے کہا "ہم ایسی اصلاحات مرتب کرنے بلکہ ان کی تکمیل میں بھی کامیاب ہو چکے ہیں۔ جن کی بدولت بنیادی جمہوریتوں کے نفاذ کے لئے راہ ہموار ہو گئی ہے۔ ان بنیادی جمہوریتوں کی غرض و غایت یہ ہے کہ عوام اپنے نمائندہ اداروں کی وساطت سے انتظامی امور میں براہ راست شریک ہوں۔ آپ نے کہا آج میں نے آرڈیننس نافذ کر دیا ہے جس کے مطابق ملک کے طول و عرض میں چند ہفتوں کے اندر اندر یونین کونسلوں کے انتخاب ہو جائیں گے اور یہ نمائندہ ادارے جنہیں بالغوں کے حق رائے دہی کے اصول پر منتخب کیا جائے گا مستقبل قریب میں کام شروع کر دیں گے۔

صدر نے کہا گذشتہ بارہ ماہ سے ہم مسلسل اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہے ہیں کہ عوام کی تخلیقی قوتوں کو بروئے کار لایا جائے۔ اب مفاد پرست عناصر بھولے بھالے دیہاتیوں کو دھوکہ دیکر انہیں کسی حالت میں بھی کسی مقبول سیاست دان یا زمیندار کے لئے اندھا دھند ووٹ دینے پر مجبور نہیں کر سکیں گے۔ اب جمہوریت عوام کے دروازے تک پہنچا دی گئی ہے۔ اب عوام کے لئے یہ ممکن بنا دیا گیا ہے کہ وہ جمہوریت کے حقیقی معنی سمجھیں اور اپنے گاؤں اور محلے کو ترقی دینے کا انتظام بھی اسی طریقے سے کریں جس طریقے سے وہ اپنے گھر کی بہبود اور ترقی کا انتظام کرتے ہیں حقیقتاً پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہو گا کہ عوام ایسے لوگوں کو اپنا نمائندہ منتخب کریں گے جن کے بارے میں انہیں اچھی طرح علم ہو کہ وہ نیک۔ دیانتدار اور لائق ہیں۔ جہاں تک حقوق اور ذمہ داریوں کا تعلق ہے بنیادی جمہوریتیں آزاد قوم کے لئے بہت بڑے مواقع پیدا کریں گی۔ مجھے توقع ہے کہ پاکستانی عوام بنیادی جمہوریتوں کی بنا پر قائم ہونے والے نمائندہ اداروں میں شریک ہو کر اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور انہیں پاکستان کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کا ذریعہ بنائیں گے۔

صدر نے کہا اگر ہم گذشتہ کئی سال کے مایوس کن تجربوں سے اپنی یک سالہ کامیابیوں کا موازنہ کریں تو ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا سفر بڑا طویل تھا لیکن جب ہم یہ دیکھیں کہ عصر حاضر کے ممالک ترقی کی کتنی منازل طے کر چکے ہیں اور ان کی رفتار ترقی کتنی تیز ہے تو ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ابھی ہمیں بہت ہی طویل سفر کرنا ہے۔ ماضی میں بعض رکاوٹیں ہماری سد راہ تھیں اور ان میں سے کچھ ایسی بھی تھیں جو ہمارے کنٹرول سے بالکل باہر تھیں باقی ماندہ ایسی تھیں کہ انہیں ہم رفع کر سکتے تھے یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اب یہ رکاوٹیں بڑی تیزی سے دور ہو رہی ہیں اور اب ہمارے سامنے ترقی کی نئی نئی راہیں ہیں جو ہمارے لئے بہت بڑے مواقع فراہم کرنے کی پیش خیمہ ثابت ہوں گی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم فرداً فرداً اور قوم کی حیثیت سے آگے بڑھیں اور ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

آئیے! ہم سب مل کر عہد کریں کہ آئندہ سال ہم اس سے بھی زیادہ محنت اور تندہی سے کام کریں گے تاکہ ہم انفرادی ترقی کے علاوہ قومی حیثیت سے اجتماعی ترقی بھی کریں۔ ساری دنیا نے اسی طرح ترقی کی ہے۔

پاکستان پائندہ باد ❊

درخواست دُعا

خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ اور تین بچے ایک ہفتہ سے متواتر ملیریا بخار سے بیمار ہیں۔ اور سخت تکلیف میں ہیں۔ بزرگوں اور دوستوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلد شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک بشارت احمد دفتر آبادی ربوہ)

وصیت فارم پُر کرنے کیلئے ضروری ھدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت کے فارم بالعموم احتیاط اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے۔ اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی وجہ ایک یہ بھی ہو جاتی ہے لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنے والے وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے دستخط ہونے چاہئیں۔

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا مکمل پتہ ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ اگر وہ قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے۔

(۵) وصیت میں اگر جائیداد غیر منقولہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو با لغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ و اندازہ قیمت) کا درج ہونا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

(۷) (۱) تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

(ب) مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروا دی جائے ورنہ مقامی عہدیداروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یا وصول کر لیا ہوا ہے۔ اگر مہر کی رقم وصول ہو چکی ہو تو اب کس شکل میں ہے۔

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ وار ہے۔

چندہ شرط اوّل (حسب حیثیت کم سے کم موازی آٹھ آنے) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ربوہ کی نواحی جماعتوں کی تربیت کیلئے رضاکاروں کی ضرورت

ضلع سرگودھا۔ لائلپور اور ضلع جھنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں کی تعداد خاصی ہے۔ لیکن تربیت نہ ہونے کی وجہ سے کئی ایک نقص پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ ربوہ کے دوست سالانہ دو ہفتہ بطور رضاکار وقت وقف کریں۔ اندازہ یہ ہے کہ ہر جماعت میں ایک ہفتہ رضاکار قیام کرے اور جماعت کی تعلیم و تربیت کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ نقصانات دور ہو جائیں گے۔ پہلے خیال تھا کہ ایک ماہ سالانہ وقت لیا جائے۔ لیکن بعد میں رضاکاران کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے پندرہ دن کر دیئے ہیں۔ فوری طور پر ایک درجن دوست کافی ہوں گے۔ ربوہ کے جو دوست اس قسم کے وقف میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام معہ مقرر کردہ وقت وقف دفتر اصلاح و ارشاد عامی میں اطلاع دیں۔ رہائش کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

تقرر سیکرٹریان تحریک جدید

اخبار الفضل اور دفتری چٹھیوں کے ذریعہ امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں یہ امر واضح کر دیا گیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں ہر جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید کا تقرر نہایت ضروری ہے تاہم بعض جماعتوں کی طرف سے اس قسم کے تقرر کی اطلاع ہنوز دفتر ہذا میں نہیں پہنچی۔ ایسی جگہ جماعتوں کے امیر و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ فوری طور پر اس کام کے لئے کسی موزوں دوست کو منتخب فرما کر دفتر ہذا کو ان کے مکمل پتہ سے آگاہ فرمائیں تا ان کی جماعت میں تحریک جدید کے کام کو مزید ترقی دی جا سکے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تبدیل ہونے والے احباب اور مقامی عہدیداران کا فرض!

۱۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جب وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوں تو جاتے وقت سابقہ جماعت کے سیکرٹری مال یا پریذیڈنٹ کو اپنے نئے پتہ سے پورے طور پر آگاہ کر دیا کریں۔ اور جہاں جائیں اس جماعت میں اپنی آمدنی کی اطلاع فی الفور دیدیا کریں۔

۲۔ سیکرٹریان مال کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ تبدیل ہونے والے احباب کی اطلاع نظارت بیت المال کو بھجوائیں تو (۱) اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ ایسے احباب کے نئے پتہ جات صحیح اور مکمل لکھا کریں تا نئی جگہوں پر ان کے چندہ جات کی وصولی کا بر وقت انتظام کیا جا سکے۔ اور (۲) ایسی اطلاعات کو اکٹھا کر کے ایک لمبے عرصہ کے بعد بھجوانا درست نہیں۔ ہر شخص کی تبدیلی کی اطلاع ساتھ کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوا دی جایا کرے۔ اسی طرح سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ نئے آنے والے احباب کے متعلق بھی ساتھ کے ساتھ نظارت بیت المال کو اطلاع بھجواتے رہا کریں۔ نظارت بیت المال کی طرف سے تحریک کئے جانے کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری والدہ سردار بیگم اکثر بیمار رہتی ہے۔ اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سعیدہ قانتہ جماعت دہم ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا نذیر احمد پیٹ کی درد سے لاچار رہتا ہے۔ نیز میرے والد صاحب مستری حیات محمد صاحب صحابی بھی بیمار رہتے ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

(مستری محمد ابراہیم بمقام وھرہ والہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ)

۳۔ میری چھوٹی لڑکی کو ملیریا بخار ہے۔ بڑی کمزور ہو گئی ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری) عبد الحق تارڈ احمدی کوٹ تارڈ۔ براستہ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

۴۔ میری امی جان و دیگر عزیزان آج کل بیمار ہیں۔ احباب اکرام اور درویشان قادیان سے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی پریشانی کے دور ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

ریاض احمد (ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی)

۵۔ خاکسار کی والدہ لمبے عرصے بیمار ہے۔ چند دنوں سے حالت تشویشناک ہے افراد جماعت سے اُن کی صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ظفر اللہ خان پوسٹل کلرک سیالکوٹ شہر)

۶۔ والد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (از نور احمد رورڈس تحصیل و ضلع سیالکوٹ)

۷۔ میری والدہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرماوے۔ (خلیل احمد کارکن لنگر خانہ)

۸۔ میرے خسر بابو محمد نواز خان صاحب سیونگ مشین ڈیلر سیالکوٹ بھی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب اُن کی صحت کے لئے دُعا فرماویں۔ (عبد السلام اختر ایم۔ اے)

۹۔ نائیک محمد بشیر صاحب ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ بھی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(عبد الوہاب صابر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۱۰۔ میں اپنی ہمشیرہ عزیزہ بیگم کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے ۔۔۔ پھر سب بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا کرتی ہوں۔

(مریم بیگم بنت ماسٹر عبد العزیز مرحوم نوشہرہ ککے زیان حال دار الرحمت ربوہ)

۱۱۔ خاکسار عرصہ سے مالی اور بعض دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت پریشانی رہتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دور کرے۔ اور میری رہنمائی فرمائے۔

(فتح محمد خان۔ احمدیہ مسجد سول کوارٹرز پشاور)

۱۲۔ آج کل ہمارے تمام بچے بخار سے بیمار ہیں۔ بخار کا بار بار حملہ ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے واسطے درخواست ہے۔

(میاں چراغ دین ریٹائرڈ انسپکٹر بمقام قلعہ صوبہ سنگھ دروازہ جموں۔ ضلع سیالکوٹ)

بنیادی جمہوریتوں کے آرڈی ننس کا مکمل متن

قسط ۲

ڈویژن کے ضلع کونسلوں کے چیئرمین اور سرکاری محکموں کنٹونمنٹ بورڈوں اور میونسپل اداروں کے وہ نمائندے جو حکومت کی جانب سے مقرر کئے جائیں باعتبار عہدہ ڈویژنل کونسل کے سرکاری ممبر ہوں گے۔

ڈویژنل کونسل کے مقرر شدہ ممبروں کی کل تعداد اس کے سرکاری ممبروں کی کل تعداد سے کم نہ ہوگی۔ اور مقرر شدہ ممبروں میں کم ازکم نصف ڈویژن کی یونین کونسلوں قصباتی اور یونین کمیٹیوں کے چیئرمینوں میں سے منتخب کئے جائیں گے۔ کمشنر اپنے عہدہ کے اعتبار سے کونسل کا سرکاری ممبر اور اس کا چیئرمین ہوگا۔

صوبائی ترقیاتی مشاورتی کونسلیں

دو صوبائی ترقیاتی مشاورتی کونسلیں ہونگی جن کا نام مشرقی پاکستان ترقیاتی مشاورتی کونسل اور مغربی پاکستان ترقیاتی مشاورتی کونسل ہوگا ایسی ہر کونسل سرکاری اور مقرر کردہ ممبروں کی اتنی تعداد پر مشتمل ہوگی جسے صدر مملکت طے کریں۔ مقرر کردہ ممبروں کی جملہ تعداد اور سرکاری ممبروں کی جملہ تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے کم نہ ہوگی۔

صوبوں کے ایسے سرکاری محکموں کے سربراہ جنہیں حکومت طے کرے متعلقہ کونسل کے بہ اعتبار عہدہ ممبر ہوں گے۔ صدر مملکت صوبہ کے گورنر کی سفارش پر ایسے دیگر اشخاص کو مقرر کر سکتے ہیں جنہیں وہ کونسل کے ممبر مقرر کرنے کے لئے موزوں سمجھیں کم ازکم ایک تہائی مقرر کردہ ممبران یونین کونسلوں اور قصباتی اور یونین کمیٹیوں کے چیئرمینوں میں سے چنے جائیں گے۔ صوبہ کے گورنر باعتبار عہدہ کونسل کے سرکاری ممبر اور اس کے چیئرمین ہوں گے ترقیاتی کونسل کی میعاد کار پانچ سال ہوگی یہ کونسل (الف) لوکل کونسلوں اور صوبہ میں دیگر لوکل اتھارٹیز سے متعلق امور میں حکومت کو مشورہ دیگی (ب) ایسی کونسلوں اور اتھارٹیز کی سرگرمیوں میں ہم آہنگی کے متعلق مشورہ دیگی (ج) ایسی کونسلوں اور اتھارٹیز کو دی جانے والی گرانٹوں کے متعلق مشورہ دے گی (د) ترقیات کے متعلق امور پر مشورہ دیگی اور ایسی کونسلوں اور اتھارٹیز کے لئے منصوبے مرتب کریگی (ہ) ایسی کونسلوں اور اتھارٹیز کے ممبروں اور ملازموں کی تربیت کے لئے اداروں کے قیام اور نگہداشت کے متعلق مشورہ دے گی (و) لوکل گورنمنٹ اور متعلقہ مضامین پر ریسرچ کو فروغ دے گی (ز) لوکل کونسلوں اور صوبہ میں دیگر لوکل اتھارٹیز کی سرگرمیوں کے متعلق اطلاعات فراہم کرے گی۔ اور کانفرنسوں سیمیناروں اور تجدیدی کورسوں کا انتظام کریگی۔

مدتِ عہدہ

مقامی کونسل کے عہدہ کی مدت ۵ سال ہوگی جو ذمہ داری سنبھالنے کے دن سے شروع ہوگی۔ مقامی کونسل مقرر کردہ طریقے سے اور حکومت کی منظوری حاصل کرکے کوئی تجارتی یا کاروباری کام شروع کرنے کے بارے میں اسکیموں کو فروغ دے سکتی ہے۔ یا عملی جامہ پہنا سکتی ہے یا ان کا انتظام کر سکتی ہے۔

استخابات

یونین کونسل یا قصباتی یا یونین کمیٹی میں انتخاب کی غرض سے یونین اور قصبہ کو وارڈوں میں تقسیم کیا جائیگا ہر وارڈ کے لئے مقررہ طریقہ سے ایک رجسٹر رکھا جائیگا جس میں ان اشخاص کے نام درج کئے جائیں گے۔ جو اہلیت رکھتے ہوں۔ اور کسی صراحت کردہ نا اہلیت کی زد میں نہ آئے ہوں۔ ہر وہ شخص رائے دہندہ ہوگا جو (۱) پاکستانی شہری ہو۔ (۲) جس کی عمر انتخابی فہرست کی تیاری یا ترمیم کے آغاز کے سال میں ماہ جنوری کی یکم کو ۲۱ سال سے کم نہ ہو (۳) جس سال میں انتخابی فہرست کی تیاری یا ترمیم کے کام کا آغاز ہوا ہو۔ اس کے ماہ جنوری کی یکم سے کم ازکم چھ ماہ پہلے تک وہ قصبہ یا یونین میں رہتا رہا ہو۔ (۴) اس میں کوئی ایسی نااہلیت نہ ہو جو اس کی رائے دہندہ حیثیت کو ختم کردے اس شخص کو قصبہ یا یونین کا باشندہ سمجھا جائیگا جو عام طور پر اس میں رہتا ہو یا اس میں سکونتی مکان کا مالک ہو۔ یا اس کے پاس ہو۔ البتہ وہ شخص جو کسی سرکاری عہدہ پر کام کر رہا ہو یا سرکاری ملازمت میں ہو۔ اس عہدہ یا ملازمت کی مدت کے دوران اس قصبہ یا یونین کا باشندہ سمجھا جائیگا۔ جہاں وہ اس عہدہ یا ملازمت پر کام نہ کرنے کی صورت میں سکونت پذیر ہوتا۔

نا اہلیت

وہ شخص منتخب کرنے کا نا اہل ہوگا۔

(۱) جو صحیح الدماغ نہ ہو اور کسی با اختیار عدالت نے اسے ایسا قرار دے دیا ہو (۲) جو انتخاب کے سلسلہ میں کسی جرم۔ بد دیانتی یا غیر قانونی طریقہ کار پر سزا پا چکا ہو یا کسی انتخاب کے جواز یا باقاعدگی پر اعتراض کے متعلق کسی کارروائی میں ایسے کسی جرم یا طریقہ عمل کا ملزم قرار دیا گیا ہو۔ تا وقتیکہ پانچ سال یا اس سے کم وہ مدت جو اس سلسلہ میں حکومت مقرر کرے آرڈر کی تاریخ یا سزا کے خاتمہ کی تاریخ سے نہ گذر گئی ہو

امیدوار

وہ شخص جس کی عمر انتخاب سے قبل والی یکم جنوری کو پچیس سال سے کم نہ ہو یونین کونسل یا قصباتی اور یونین کمیٹی کا ممبر منتخب ہونے کا اہل ہوگا بشرطیکہ اس کا نام اس وقت متعلقہ قصبہ یا یونین کی انتخابی فہرست میں موجود ہو۔ اور اس میں کوئی نااہلی نہ ہو۔

وہ شخص مقامی کونسل کا ممبر ہونے یا ممبری کا امیدوار بننے کا نا اہل ہوگا۔

(الف) جو پاکستان کا شہری نہ رہا ہو یا جس نے رضاکارانہ طور پر کسی غیر ملک کی شہریت حاصل کرلی ہو۔ یا کسی غیر ملک کی اطاعت یا وفاداری کا اعلان کر دیا ہو (ب) جو غیر بے باق دیوالیہ ہو (ج) جسے ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ... کے تحت ضمانت دینے کا حکم دیا گیا ہو یا بداخلاقی کے کسی جرم میں ماخوذ ہو کر کم ازکم چھ ماہ کی سزا پا چکا ہو تا وقتیکہ پانچ سال یا اس سے وہ کم مدت جو حکومت اس سلسلہ میں مقرر کرے ضمانت یا قید کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ سے نہ گذر گئی ہو (د) جو حکومت یا کسی بینکنگ کارپوریشن یا کسی لوکل باڈی یا لوکل کونسل یا کسی لوکل اتھارٹی کی کل وقتی اور با تنخواہ ملازمت کرتا ہے۔ (ہ) جو متعلقہ یونین کونسل یا قصباتی یا یونین کونسل یا قصباتی یا یونین کمیٹی کے کام یا اسے سامان فراہم کرنے کا ٹھیکہ رکھتا ہے جس کا اس کے امور میں بصورت دیگر کوئی مالی مفاد ہے (و) جو انتخابی اداروں (کی نا اہلی) کے آرڈر مجریہ ۱۹۵۹ء (صدر کا آرڈر نمبر ۱۳ ۱۹۵۹ء) کے تحت یا رائج الوقت کسی دیگر قانون کے تحت کسی انتخابی ادارہ کی رکنیت کے لئے فی الوقت نااہل قرار دیا گیا ہے

مقرر کردہ ممبران

ممبروں کو مقرر کرنے میں جمہور کی خدمت کرنے کے متعلق لوگوں کی قابلیت اور اہلیت کا لحاظ رکھا جائے گا۔ اور اقلیتوں۔ عورتوں۔ زرعی۔ صنعتی یا اجتماعی ترقی کے اداروں اور دیگر مفادات کی نمائندگی کو مناسب طور پر ملحوظ خاطر رکھا جائیگا۔

لوکل کونسلوں کے ملازمین

ہر صوبہ کے لئے ایک کونسل سروس قائم کی جائے گی حکومت وقتاً فوقتاً لوکل کونسلوں میں ان آسامیوں کا اعلان کر سکتی ہے جو صوبہ کی لوکل کونسل سروس سے متعلق اشخاص کے ذریعہ پر کی جائیں گی ان آسامیوں میں ایک لوکل کونسل کے سیکرٹری اور ایک یا زائد پرنسپل افسروں کی آسامیاں بھی شامل ہوگی جو ایسی لوکل کونسل سے متعلق یا آرڈر کے تحت تفویض کردہ فرائض انجام دیں گے۔

مالی امور

یونین سے ڈویژنوں کی منزل تک ہر لوکل کونسل کے لئے ایک لوکل فنڈ قائم کیا جائیگا۔ لوکل فنڈ میں مندرجہ ذیل رقوم شامل کی جائیں گی (الف) ایسے فنڈ کی بقایا رقم جو اس آرڈر کے نفاذ کے وقت اس لوکل باڈی کی دسترس میں ہو جس کی جگہ متعلقہ لوکل کونسل قائم ہوتی ہے (ب) ان تمام ٹیکسوں۔ شرحوں چنگیوں فیسوں اور دیگر محصولوں کی رقوم جو اس آرڈر کے تحت لوکل کونسل کو واجب الادا یا حاصل ہونے والے تمام کرایہ جات اور منافع (د) اس آرڈر کے تحت یا رائج الوقت کسی دیگر قانون کے تحت فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں لوکل کونسل کو وصول ہونے والی تمام رقوم (ہ) وہ تمام رقوم جو افراد یا اداروں یا دیگر مقامی کونسلوں یا لوکل باڈیز یا دیگر لوکل اتھارٹیوں نے دی ہوں۔ (و) مقامی کونسلوں کے نظم ونسق میں رکھے جانے والے تمام اوقات سے حاصل ہونیوالی تمام آمدنی (ز) حکومت اور دیگر اتھارٹی کی طرف سے رقوم جو جاری کی گئی ہوں۔ زر سرمایہ کاری سے حاصل ہونیوالے

نارتھ ویسٹرن ریلوے —— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو لیبر اور میٹیریل کے نظرثانی شدہ شڈیول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹنڈرز ۵ نومبر ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے ۵ نومبر کے ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر تک اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت مع شرح فیصد ٹنڈر	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
پلان نمبر G-Stores-956 مورخہ 5-11-42 کے مطابق بوتلس اور منشں کے لئے جنرل اسٹورز مغلپورہ میں گودام کی تعمیر۔	روپے ۴۸۷۰۰/-	روپے ۱۰۰۰/-	پانچ ماہ

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے نام ۵ نومبر ۱۹۵۹ء سے قبل اندراج کے کاغذات یعنی مالی پوزیشن اور تجربہ سے متعلق سندات ہمراہ لاکر درج کرالیں

۳۔ تفصیلی شرائط وکوائف نظرثانی شدہ شڈیول آف ریٹ پلان اور تخمینہ جات ایام کار میں کسی روز بھی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں ہے۔ یہ امر خود ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۵ نومبر ۱۹۵۹ء سے قبل ہی ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو۔ آر لاہور کے پاس جمع کرادیں ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ شرح فیصد نرخ مکمل اعداد میں درج کریں۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کر دیئے جا سکتے ہیں۔

اس امر کا خیال رہے کہ (ــــــــ) بنانے کے لیے لوہے کا تمام کام بھی ٹھیکیدار کو کرنا ہوگا

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور

سارے ملک میں یوم انقلاب بڑے جوش و خروش سے منایا گیا

جلسے جلوس۔ چراغاں اور ثقافتی تقاریب کا اہتمام

راولپنڈی ۲۹ اکتوبر۔ کل پاکستان بھر میں مورخہ ۲۷ اکتوبر کو یوم انقلاب بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ ہر شہر اور قصبہ خوب سجا ہوا تھا۔ عام سڑکیں اور بازار رنگا رنگ بجھولوں۔ جھنڈیوں سے آراستہ و پیراستہ تھے۔ سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم لہرا رہے تھے

غیر ملکی سفارت خانوں نے بھی پاکستانی عوام کی خوشی میں شریک ہونے کے لئے اپنے قومی جھنڈوں کے ساتھ ساتھ پاکستان کے قومی پرچم لہرائے سارے ملک میں چھٹی تھی سرکاری دفاتر سکول۔ کالج اور تجارتی ادارے بند رہے۔ رات کو سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔

یہ تقریب صبح سویرے مسجدوں گرجوں مندروں اور خانقاہوں میں پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کی دعاؤں کے ساتھ شروع ہوئی متمول لوگوں کی طرف سے غرباء کو کھانا کھلایا گیا اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے چھ ہزار چھ سو رناسی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا اور چودہ ہزار قیدیوں کی سزا میں تخفیف کر دی گئی ۲۲۲ قیدی ایسے تھے جنہیں سزائے موت دی جانے والی تھی ان کی سزا عمر قید میں تبدیل کر دی گئی

صدر مملکت کی طرف سے پندرہ فوجی اور پندرہ سول تمغے عطا کئے گئے۔ گورنروں نے بھی صوبائی دارالحکومتوں میں اسی طرح دربار منعقد کئے۔ گورنر مغربی پاکستان نے ۲۷ اور اور گورنر مشرقی پاکستان نے بیوہ تمغے عطا کئے۔

جلسے جلوس اور مشاعرے

آج ملک کے بے شمار مقامات میں جلسے منعقد ہوئے جلوس نکالے گئے۔ اور مشاعرے کئے گئے۔ کراچی پشاور۔ حیدرآباد۔ منٹگمری ملتان جہلم ڈیرہ غازی خاں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور کئی دوسرے مقامات میں بچوں کے جلوس نکالے گئے

کراچی میں بچوں اور بچیوں کا ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جو بابائے ملت کے مزار پر پہنچنے کے بعد جلسے کی شکل اختیار کر گیا۔ جہاں قومی لیڈروں نے انہیں مخاطب کیا۔ کوئٹہ میں طلباء کی تقریروں کا مقابلہ ہوا۔ موضوع بحث یہ تھا کہ انقلابی حکومت نے ملک کی اقتصادی اور معاشی پسماندگی کو ختم کرنے کے لئے کیا کچھ کیا ہے میجر جنرل نوازش حق جنرل آفیسر کمانڈنگ کوئٹہ نے انعامات تقسیم کئے۔

رات کوئٹہ میں مشعلوں کا ایک جلوس بھی نکالا گیا۔ کل ملک کے متعدد مقامات میں سکاؤٹوں کے اجتماع بھی ہوئے۔ ملک کے بڑے بڑے شہروں میں مشاعرے ہوئے۔ قبائلی علاقوں درانا۔ میراں شاہ۔ جمرود۔ لنڈی کوتل۔ ملاکنڈ اور بعض دوسرے مقامات میں قبائلی لوگوں کے جرگے منعقد ہوئے۔ جن میں انقلابی حکومت کے اقدامات کو سراہا گیا۔

قبائلی علاقوں نے مسرت کا اظہار کرنے کے لئے ہوائی فائرنگ بھی کی۔

اعلانِ نکاح

خاکسار نے ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو کیپٹن محمد اسلم ملک ابن ملک برکت علی صاحب آف حافظ آباد کا نکاح عزیزہ امۃ الواسع بنت میاں عبدالحی صاحب بٹ آف سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ عزیزہ مذکورہ جناب منشی محمد عبداللہ صاحب کی پوتی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے احباب جماعت دُعا فرماویں۔ کہ یہ تعلق جانبین کے لئے باعثِ برکت ہو۔ (قاضی علی محمد خادم جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میری والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

(خلیل احمد کارکن لنگر خانہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب بہادر افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۶۴ فک الرہن واقعہ موضع لاہجہ رجبانہ تحصیل شورکوٹ۔

خان بیگ۔ غلام محمد پسران رجب۔ اللہ یار ولد سجاول۔ فراد ولد جہانہ۔ خادم حسین۔ ممتاز حسین پسران ورثاء بالغان۔ مسماۃ کنیز فاطمہ سکینہ بی بی ستاں مائی۔ نعمت بی بی دختران ورثاء سکنہ لاہجہ رجبانہ تحصیل شورکوٹ بنام نہال سنگھ جانن داس پسران جیون سنگھ غیر مسلم حال سجادہ

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۱۳۴ کا $\frac{1}{2}$ حصہ بقدر ۱۲ کنال ۱۰ مرلہ کھاتہ نمبر ۲۲۷ کا $\frac{1}{2}$ حصہ بقدر ۴ کنال ۷ مرلہ کھاتہ نمبر ۲۳۸ کا $\frac{15}{236}$ حصہ بقدر ۴ مرلہ کل تعدادی ۲۷ کنال ۱۹ مرلہ لاہجہ رجبانہ جمعبندی ۵۵-۵۴ میں۔ چونکہ مندرجہ بالا نہال سنگھ وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ مورخہ $\frac{12}{11}$ ۵۹ کو بوقت ۹ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ $\frac{19}{11}$ ۵۹ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا

مہر عدالت ...... دستخط حاکم